

## 106630 - عقیقہ اور قربانی کے لیے ایک ہی جانور ذبح کرنا

### سوال

کیا ایک ہی جانور عقیقہ اور قربانی کی نیت سے ذبح کرنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر عقیقہ اور قربانی جمع ہو جائیں، اور انسان عید الاضحیٰ کے دن ایام تشریق میں اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کیا قربانی عقیقہ کے لیے بھی کفایت کر جائیگی؟

اس میں علماء کرام کے دو قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

قربانی عقیقہ سے کفایت نہیں کرتی، مالکیہ اور شافعیہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ: یہ دونوں - یعنی قربانی اور عقیقہ - علیحدہ علیحدہ لذاتہ مقصود ہیں، اس لیے ایک دوسری سے کفایت نہیں کریگی، اور اس لیے بھی کہ ہر ایک کا اپنا علیحدہ سبب ہے چنانچہ ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں بن سکتی، جس طرح کہ حج تمتع کی قربانی اور فدیہ کا جانور ہے۔

الہیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصحاب کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بکرا ذبح کرتے وقت قربانی اور عقیقہ کی نیت کرے تو ان میں سے ایک بھی حاصل نہیں ہوگا، اور یہ ظاہر ہے؛ کیونکہ ہر ایک سنت مقصودہ ہے " انتہی

دیکھیں: تحفة المحتاج شرح المنہاج ( 9 / 371 ) .

اور خطاب رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے ذبح کیا، یا اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دیا تو الذخیرہ میں کہا گیا ہے: صاحب القبس کہتے ہیں: ہمارے شیخ ابو بکر الفہری کا کہنا ہے: جب اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے لیے ذبح کیا تو یہ کفایت نہیں کریگا، اور اگر اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دے تو کفایت کر جائیگا،

کیونکہ پہلے دونوں میں تو خون بہانا مقصود ہے، اور ایک جانور کا دو مقصد کے لیے خون بہانا کفائت نہیں کریگا، اور ولیمہ کا مقصد کھانا کھلانا ہے، اور یہ خون بہانے کے منافی نہیں، تو اس لیے اسے جمع کرنا ممکن ہے " انتہی۔

دیکھیں: مواہب الجلیل ( 3 / 259 )۔

دوسرا قول:

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جائیگی، یہ امام احمد سے ایک روایت اور احنفا کا مسلک ہے، اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور قتادہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ: ان دونوں کا مقصد جانور ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے، تو ایک دوسرے میں داخل ہو گیا، جس طرح مسجد میں داخل ہو کر فرضی نماز ادا کرنے والے کے لیے تحیۃ المسجد فرضی نماز میں داخل ہو جاتی ہے۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے " المصنف " میں حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: جب وہ بچے کی جانب سے قربانی کریں تو یہ اس کے عقیقہ کے لیے کافی ہو جائیگی "

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبہ ( 5 / 534 )۔

اور ہشام اور ابن سیرین رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس کی جانب سے قربانی کرنا اس کے عقیقہ کے لیے کفائت کر جائیگی۔

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے کفائت نہیں کریگی، بلکہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا۔

اور البہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عقیقہ اور قربانی کا وقت اکٹھا ہو گیا، وہ اس طرح کہ عید الاضحیٰ یا قربانی کے ایام بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کے موافق ہوں تو عقیقہ کرنا قربانی سے کفائت کر جائیگا، یا پھر اس نے قربانی کی تو دوسرے سے کفائت کر جائیگی، جس طرح کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے تو دونوں کے لیے وہ ایک ہی غسل کرے تو کفائت کر جائیگا، اور اسی طرح حج تمتع یا حج قرآن کرنے والے کا یوم نحر کے دن واجب ہدیٰ اور قربانی سے کفائت کر جائیگی " انتہی۔

دیکھیں: شرح منتهی الارادات ( 1 / 617 )۔

اور " كشاف القناع " ميں بھوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر عقيقہ اور قربانى جمع ہو جائے اور آدمى دونوں كى نيت سے ذبح كرے يعنى عقيقہ اور قربانى كى نيت سے دو دونوں سے بالنص كفائت كر جائىگى، يعنى امام احمد نے يہى بيان كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: كشاف القناع ( 3 / 30 ).

اور شيخ محمد بن ابراہيم رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كرتے ہوئے كہا ہے:

" اگر قربانى اور عقيقہ دونوں جمع ہو جائیں تو اپنى جانب سے قربانى كا عزم ركھنے والے گھر والے كى جانب سے ايك ہى كفائت كر جائىگى، تو وہ يہ قربانى ذبح كرے اور عقيقہ اس ميں داخل ہو جائىگا.

اور بعض كى كلام سے يہ اخذ كيا جا سكتا ہے كہ: دونوں كا ايك ہى شخص كى جانب سے ہونا ضرورى ہے، يعنى عقيقہ اور قربانى چھوٹے بچے كى جانب سے ہى ہو.

اور كچھ دوسروں كى كلام ميں يہ شرط نہيں، جب والد قربانى كرنا چاہے تو والد سے قربانى اور بچے كا عقيقہ ہو جائىگا.

حاصل يہ ہوا كہ: جب وہ قربانى قربانى كى نيت سے ذبح كرے اور اس سے عقيقہ كى نيت كر لے تو يہ كافى ہو جائىگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى الشيخ محمد بن ابراہيم ( 6 / 159 ).

واللہ اعلم .